بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

721

آیت نمبر (116 تا 121)

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ
قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ
اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ
خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَ لَا
يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾﴾

م ر د

(س)	مَرَدًا	(۱) درخت کی ٹہنی کا پتوں کے بغیر ہونا۔ (۲) چکنا ہونا۔
(ن)	مُرُوْدًا	(۱) ہمسروں سے آگے نکلنا۔ (۲) نافرمان و سرکش ہونا۔ ﴿وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ﴾ (9/التوبہ:101) ”اور مدینے والوں میں سے کچھ لوگ آگے بڑھے نفاق پر“
	مَارِدٌ	اسم الفاعل ہے۔ سرکشی کرنے والا ﴿وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ﴾ (37/الصّٰفّٰت:7) ”اور حفاظت کرتے ہوئے ہر ایک سرکشی کرنے والے شیطان سے۔
	مَرِيْدٌ	فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ ہمیشہ اور ہر حال میں سرکش۔ آیت زیرِ مطالعہ
(تفعیل)	تَمْرِيْدًا	کسی ءیز کو ہموار اور چکنا کرنا۔
	مُمَرَّدٌ	اسم المفعول ہے۔ چکنا کیا ہوا۔ ﴿قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ﴾ (27/النمل:44) ”اس نے کہا کہ یہ ایک چکنا کیا ہوا محل ہے۔“

ب ت ک

(ن۔ض)	بَتْكًا	کسی چیز کا کاٹنا۔ چیرنا۔
(تفعیل)	تَبْتِيْكًا	تسلسل سے کاٹنا۔ چیرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ

غ ی ر

(ض)	غَيْرًا	کسی چیز سے مختلف ہونا۔ علاوہ ہونا۔
	غَيْرٌ	مختلف چیز۔ علاوہ چیز۔ ﴿وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ﴾ (2/البقرہ:61) ”اور وہ لوگ قتل کرتے تھے نبیوں کو حق کے علاوہ سے۔“
(افعال)	اِغَارَةً	کسی چیز کو مختلف کرنا۔ تاخت و تاراج کرنا۔ غارت گری کرنا۔
	مُغِيْرٌ	اسم الفاعل ہے۔ تاراج کرنے والا۔ ﴿فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا﴾ (101/العدیٰت:3) ”پھر قتل و غارت کرنے والے صبح کو۔“
(تفعیل)	تَغْيِيْرًا	کسی کی صورت یا صفات بدل دینا۔ آیت زیرِ مطالعہ

	تَغْيِيْرًا	اسم الفاعل ہے۔ بدلنے والا۔ ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾ (8/الانفال:53) ''یہ اس لئے کہ اللہ نہیں 721 ہے بدلنے والا اس نعمت کو، اس نے انعام کیا جسے کسی قوم پر یہاں تک کہ وہ لوگ بدلیں اس کو جو ان کے جی میں ہے۔''
(تفعّل)	تَغَيُّرًا	بدل جانا۔ ﴿وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ﴾ (47/محمد:15) ''اور نہریں ہیں دودھ کی، نہیں بدلتا اس کا مزہ۔''

ح ی ص

(ض)	حَيْصًا	کسی چیز سے بچنا۔ ہٹنا۔
	مَحِيْصٌ	اسم الظرف ہے۔ بچنے کی جگہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

اِنْ يَّدْعُوْنَ کا اِنْ نافیہ ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ آگے اِلَّآ آرہا ہے۔ اگر یہ اِنْ شرطیہ ہوتا تو مضارع کو مجزوم کرتا اور اِنْ يَّدْعُوْا آتا۔ وَقَالَ کا واو حالیہ ہے اور قَالَ کا فاعل اس میں ھُوَ کی ضمیر ہے جو شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا کے لئے ہے۔ فَلَيُبَتِّكُنَّ اور فَلَيُغَيِّرُنَّ دونوں جمع کے صیغے ہیں۔ ان کا فاعل ھُمْ کی ضمیر ہے جو مِنْ عِبَادِكَ کے لئے ہے۔

ترجمہ

اِنَّ اللّٰهَ	لَا يَغْفِرُ	اَنْ	يُّشْرَكَ	بِهٖ	وَيَغْفِرُ
یقیناً اللہ	نہیں بخشے گا	(اس کو) کہ	شریک کیا جائے (کچھ بھی)	اس کے ساتھ	اور وہ بخش دے گا

مَا	دُوْنَ ذٰلِكَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ ؕ	وَمَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ
اس کو جو	اس کے علاوہ ہے	جس کے لئے	وہ چاہے گا	اور جو	شریک کرتا ہے	اللہ کے ساتھ

فَقَدْ ضَلَّ	ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا	اِنْ يَّدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖٓ	اِلَّآ	اِنٰثًا ۚ
تو وہ گمراہ ہوا ہے	دور کا گمراہ ہونا	وہ لوگ نہیں پکارتے	اس کے علاوہ	مگر	عورتوں کو

وَاِنْ يَّدْعُوْنَ	اِلَّا	شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا	لَّعَنَهُ	اللّٰهُ	وَ
اور وہ نہیں پکارتے	مگر	سرکش شیطان کو	لعنت کی جس پر	اللہ نے	اور

قَالَ	لَاَتَّخِذَنَّ	مِنْ عِبَادِكَ	نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا
اس نے کہا	میں لازماً ہتھیا لوں گا	تیرے بندوں میں سے	ایک مقرر حصہ

وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ	وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ
اور میں لازماً بہکاؤں گا ان کو	اور میں لازماً تمناؤں میں مبتلا کروں گا ان کو

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ	فَلَيُبَتِّكُنَّ	اٰذَانَ الْاَنْعَامِ
اور میں لازماً ترغیب دوں گا ان کو	پھر وہ لوگ لازماً چیریں گے	چوپاؤں کے کان

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ	فَلَيُغَيِّرُنَّ	خَلْقَ اللّٰهِ ؕ
اور میں لازماً ترغیب دوں گا ان کا	پھر وہ لوگ لازماً بدلیں گے	اللہ کی خلقت کو

وَمَنْ	يَّتَّخِذِ	الشَّيْطٰنَ	وَلِيًّا	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	فَقَدْ خَسِرَ 721
اور جو	بناتا ہے	شیطان کو	کارساز	اللہ کے علاوہ	تو اس نے گھاٹا اٹھایا ہے

خُسْرَانًا مُّبِيْنًا	يَعِدُهُمْ	وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ
کھلم کھلا ایک بہت بڑا گھاٹا	وہ وعدے کرتا ہے ان سے	اور وہ تمناؤں میں مبتلا کرتا ہے ان کو

وَمَا يَعِدُهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اِلَّا	غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾	اُولٰٓئِكَ	مَاْوٰىهُمْ
اور وعدہ نہیں کرتا ان سے	شیطان	مگر	دھوکوں کا	یہ لوگ ہیں	جن کا ٹھکانہ

جَهَنَّمُ	وَلَا يَجِدُوْنَ	عَنْهَا	مَحِيْصًا
جہنم ہے	اور وہ لوگ نہیں پائیں گے	اس سے	کوئی بچنے کی جگہ

نوٹ۔1

اس جگہ جس ردوبدل کو شیطان فعل قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کسی چیز سے وہ کام لے جس کے لئے خدا نے اسے پیدا نہیں کیا ہے اور کسی چیز سے وہ کام نہ لے جس کے لئے خدا نے اسے پیدا کیا ہے۔ بالفاظِ دیگر وہ تمام افعال جو انسان اپنی اور اشیاء کی فطرت کے خلاف کرتا ہے، اور وہ تمام صورتیں جو وہ منشائے فطرت سے گریز کے لئے اختیار کرتا ہے، اِس آیت کی رو سے شیطان کی گمراہ کن تحریکات کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً رہبانیت، مردوں اور عورتوں کو بانجھ بنانا، عورتوں کو ان خدمات سے منحرف کرنا جو فطرت نے ان کے سپرد کی ہیں اور انہیں تمدن کے ان شعبوں میں گھسیٹ لانا جن کے لئے مرد پیدا کیا گیا ہے۔ یہ اور اس طرح کے بے شمار افعال جو شیطان کو شاگرد دنیا میں کررہے ہیں، دراصل یہ معنی رکھتے ہیں کہ یہ لوگ خالق کائنات کے ٹھہرائے ہوئے قوانین کو غلط سمجھتے ہیں اور ان میں اصلاح فرمانا چاہتے ہیں۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (122 تا 126)

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ
سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ
اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ
وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع﴾

ترکیب

وَعْدَ اللّٰهِ کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ کسی فعل محذوف کا مفعول ہے۔ وہ فعل وَعَدَ بھی ہوسکتا ہے۔ حَقًّا حال ہے اور قِيْلًا تمیز ہے۔ بِاَمَانِيِّكُمْ اگر لَيْسَ کی خبر ہوتی پھر لَيْسَ کے بجائے لَيْسَتْ آتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ خبر نہیں ہے اور لَيْسَ کا اسم اور خبر دونوں محذوف ہیں جو کہ اَمْرُ الْقِيٰمَةِ وَاجِبًا ہوسکتا ہے۔ اس طرح بِاَمَانِيِّكُمْ متعلق خبر ہے اور اس پر بِ مطابقت کا ہے۔ وَلَآ اَمَانِيِّ کی جر بتا رہی ہے کہ یہ بِ پر عطف ہے۔ يُجْزَ دراصل مضارع مجہول يُجْزٰى ہے، جواب شرط ہونے کی وجہ

سے مجزوم ہوا تو ی ' گر گئی۔ وَلَا يَجِدْ کا مفعول وَلِيًّا اور نَصِيْرًا ہیں۔ مِنْ ذَكَرٍ کا مِنْ بیانیہ ہے۔ حَنِيْفًا حال ہے۔ اس کو اِبْرٰهِيْمَ کا حال بھی مانا جاسکتا ہے اور اِتَّبَعَ کی ضمیر فاعلی کا بھی۔ ہماری ترجیح ہے کہ اس کو ضمیر فاعلی کا حال مانا جائے۔

ترجمہ

وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	سَنُدْخِلُهُمْ	جَنّٰتٍ
اور وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور عمل کئے	نیکی کے	ہم داخل کریں گے ان کو	ایسے باغات میں

تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا ؕ
بہتی ہیں	جن کے نیچے سے	نہریں	ایک حالت میں رہتے ہوئے	اس میں	ہمیشہ

وَعْدَ اللّٰهِ	حَقًّا	وَمَنْ	اَصْدَقُ	مِنَ اللّٰهِ	قِيْلًا
(ہو چکا) اللہ کا وعدہ	حق ہوتے ہوئے	اور کون	زیادہ سچا ہے	اللہ سے	بلحاظ بات کے

لَيْسَ	بِاَمَانِيِّكُمْ	وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ
(قیامت کا معاملہ) نہیں ہے	تمہاری آرزوؤں کے مطابق	اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق

مَنْ	يَّعْمَلْ	سُوْٓءًا	يُّجْزَ	بِهٖ	وَلَا يَجِدْ	لَهٗ
جو	عمل کرے گا	کسی برائی کا	تو اس کو بدلہ دیا جائے گا	اس کا	اور وہ نہیں پائے گا	اپنے لئے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيًّا	وَّلَا نَصِيْرًا	وَمَنْ	يَّعْمَلْ	مِنَ الصّٰلِحٰتِ
اللہ کے علاوہ	کوئی کارساز	اور نہ کوئی مددگار	اور جو	کرے گا	نیکیوں میں سے

مِنْ ذَكَرٍ	اَوْ اُنْثٰى	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ	فَاُولٰٓئِكَ	يَدْخُلُوْنَ
مذکر ہو	یا مونث	اس حال میں کہ	وہ	مومن ہو	تو وہ لوگ	داخل ہوں گے

الْجَنَّةَ	وَلَا يُظْلَمُوْنَ	نَقِيْرًا	وَمَنْ	اَحْسَنُ
جنت میں	اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	ایک تل بھر بھی	اور کون	زیادہ اچھا ہے

دِيْنًا	مِّمَّنْ	اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ	لِلّٰهِ	وَ
بلحاظ دین کے	اس سے جس نے	فرمانبردار کیا	اپنے چہرے کو	اللہ کا	اس حال میں کہ

هُوَ	مُحْسِنٌ	وَّاتَّبَعَ	مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا
وہ	احسان کرنے والا ہے	اور اس نے پیروی کی	ابراہیمؑ کے طریقے کی	یکسو ہو کر

وَاتَّخَذَ	اللّٰهُ	اِبْرٰهِيْمَ	خَلِيْلًا	وَلِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ
اور بنایا	اللہ نے	ابراہیمؑ کو	دوست	اور اللہ ہی کے لئے ہے	وہ، جو	آسمانوں میں ہے

وَمَا	فِي الْاَرْضِ	وَكَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	مُّحِيْطًا
اور وہ، جو	زمین میں ہے	اور ہے	اللہ	ہر چیز کا	احاطہ کرنے والا

آیت نمبر (127 تا 130)

721

﴿ وَ يَسۡتَفۡتُوۡنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِيۡهِنَّ ۙ وَمَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فِى الۡكِتٰبِ فِىۡ يَتٰمَى النِّسَآءِ
الّٰتِىۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ وَ الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الۡوِلۡدَانِ ۙ وَ اَنۡ
تَقُوۡمُوۡا لِلۡيَتٰمٰى بِالۡقِسۡطِ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيۡمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امۡرَاَةٌ خَافَتۡ مِنۡۢ
بَعۡلِهَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يُّصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا صُلۡحًا ؕ وَ الصُّلۡحُ خَيۡرٌ ؕ وَ اُحۡضِرَتِ
الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنۡ تُحۡسِنُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا
بَيۡنَ النِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنۡ يَّتَفَرَّقَا يُغۡنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيۡمًا ﴿۱۳۰﴾

ش ح ح

(ن) — شُحًّا — لالچ کرنا۔ بخل کرنا۔

شُحٌّ — اسم ذات بھی ہے۔ لالچ۔ بخل۔ آیت زیر مطالعہ۔

شَحِيۡحٌ — ج اَشِحَّةٌ۔ فَعِيۡلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ ہمیشہ لالچ کرنے والا۔ لالچی۔ بخیل۔
﴿اَشِحَّةً عَلَى الۡخَيۡرِ﴾ (33/ الاحزاب:19) ''رال ٹپکاتے ہوئے مال پر''

ع ل ق

(س) — عُلُوۡقًا — کسی چیز کا کسی چیز میں پھنس کر اس میں الجھ جانا۔ چمٹ جانا۔ لٹک جانا۔

عَلَقٌ — چمٹی ہوئی یا لٹکی ہوئی چیز۔ جمے ہوئے خون کا لوتھڑا۔ ﴿فَاِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ﴾ (22/ الحج:5) ''تو ہم نے پیدا کیا تم کو ایک مٹی سے پھر ایک پانی کی بوند سے پھر ایک خون کے لوتھڑے سے''

تَعۡلِيۡقًا — چمٹانا۔ لٹکانا۔

تفعیل — مُعَلَّقٌ — اسم المفعول ہے۔ لٹکا یا ہوا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ترکیب

وَالۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ، فِىۡ يَتٰمَى النِّسَآءِ کے فِىۡ پر عطف ہونے کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ وَاَنۡ بھی وَمَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ پر
عطف ہے۔ وَمَا تَفۡعَلُوۡا کا مَا شرطیہ ہے اس لئے تَفۡعَلُوۡا مجزوم ہے۔ وَاِنِ امۡرَاَةٌ میں اِمۡرَاَةٌ مبتداء ہے اور جملہ فعلیہ خَافَتۡ اس کی خبر ہے۔ اُحۡضِرَتۡ کا نائب فاعل اَلۡاَنۡفُسُ ہے اور اَلشُّحَّ مفعول ثانی ہے۔ يُغۡنِ جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہوا تو اس کی 'ی' گر گئی ہے۔

ترجمہ

وَيَسۡتَفۡتُوۡنَكَ	فِى النِّسَآءِ	قُلِ	اللّٰهُ	يُفۡتِيۡكُمۡ
اور یہ لوگ پوچھتے ہیں آپ ؐ سے	عورتوں کے بارے میں	آپ ؐ کہئے	اللہ	بتاتا ہے تم لوگوں کو

فِيۡهِنَّ	وَمَا	يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ	فِى الۡكِتٰبِ
ان عورتوں کے بارے میں	اور جو	پڑھ کر سنایا گیا تم لوگوں کو	اِس کتاب میں

فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ	لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ	مَا	كُتِبَ 721	لَهُنَّ
ایسی عورتوں کے یتیموں کے بارے میں	تم لوگ نہیں دیتے جن کو	وہ جو	فرض کیا گیا	ان کے لئے

وَ	تَرْغَبُوْنَ	اَنْ	تَنْكِحُوْهُنَّ	وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ
اور (پھر بھی)	رغبت رکھتے ہو	کہ	تم لوگ نکاح کروان سے	اورلڑکوں میں سے کمزوروں کے بارے میں

وَاَنْ	تَقُوْمُوْا	لِلْيَتٰمٰى	بِالْقِسْطِ	وَمَا	تَفْعَلُوْا	مِنْ خَيْرٍ
اور یہ کہ	تم لوگ قائم رہو	یتیموں کے لئے	انصاف پر	اور جو	تم لوگ کروگے	کوئی بھی بھلائی

فَاِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	بِهٖ	عَلِيْمًا	وَاِنِ	امْرَاَةٌ	خَافَتْ	مِنْۢ بَعْلِهَا
تو یقیناً اللہ	ہے	اس کو	جاننے والا	اور اگر	کوئی عورت	خوف رکھتی ہے	اپنے شوہر سے

نُشُوْزًا	اَوْ	اِعْرَاضًا	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَآ	اَنْ	يُّصْلِحَا
بدمزاجی کا	یا	بے توجہی کا	تو کوئی گناہ نہیں ہے	ان دونوں پر	کہ	وہ دونوں سمجھوتہ کرلیں

بَيْنَهُمَا	صُلْحًا	وَالصُّلْحُ	خَيْرٌ	وَاُحْضِرَتِ	الْاَنْفُسُ
آپس میں	صلح کا	اور صلح	بہتر ہے	اور حاضر کی گئی (یعنی رچا بسا دی گئی)	طبیعتوں میں

الشُّحَّ	وَاِنْ	تُحْسِنُوْا	وَتَتَّقُوْا	فَاِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
لالچ	اور اگر	تم لوگ احسان کرو	اور تقویٰ کرو	تو یقیناً اللہ	ہے	اس سے جو	تم لوگ کرتے ہو

خَبِيْرًا	وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا	اَنْ	تَعْدِلُوْا	بَيْنَ النِّسَآءِ	وَلَوْ
باخبر	اور تم لوگ ہرگز استطاعت نہیں رکھتے	کہ	عدل کرو	عورتوں کے مابین	اور اگر (یعنی خواہ)

حَرَصْتُمْ	فَلَا تَمِيْلُوْا	كُلَّ الْمَيْلِ	فَتَذَرُوْهَا
تم لوگ خواہش کرو	تو پھر تم لوگ ایک (ہی) کے مت ہو رہو	بالکل ایک طرف کا ہونا	کہ چھوڑ دو اس کو (یعنی دوسری بیوی کو)

كَالْمُعَلَّقَةِ	وَاِنْ	تُصْلِحُوْا	وَتَتَّقُوْا	فَاِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا
لٹکائی ہوئی کی مانند	اور اگر	تم لوگ اصلاح کرو	اور تقویٰ کرو	تو یقیناً اللہ	ہے	بے انتہا بخشنے والا

رَّحِيْمًا	وَاِنْ	يَّتَفَرَّقَا	يُغْنِ	اللّٰهُ	كُلًّا
ہر حال میں رحم کرنے والا	اور اگر	وہ دونوں الگ ہو جائیں	تو بے نیاز کردے گا	اللہ	سب کو

مِّنْ سَعَتِهٖ	وَكَانَ	اللّٰهُ	وَاسِعًا	حَكِيْمًا
اپنی وسعت سے	اور ہے	اللہ	وسعت دینے والا	حکمت والا

نوٹ۔1

بعض لوگوں کو کہنا ہے کہ پہلے یعنی اسی سورہ کی آیت نمبر۔۳ میں عدل کی شرط کے ساتھ چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ لیکن اب آیت نمبر۔۱۲۹ میں عدل کو ناممکن قرار دے کر اس اجازت کو منسوخ کر دیا گیا

اس آیت میں اگر صرف اتنا ہی کہا ہوتا کہ تم عورتوں کے درمیان عدل نہیں کر سکتے، تو پھر اس استدلال کو قبول کرنا ممکن تھا، لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ہدایت موجود ہے کہ ایسی صورت میں ایک ہی بیوی کے مت ہو رہو۔ اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ چار تک شادیاں کرنے کی اجازت منسوخ نہیں ہوئی ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ ابتدا میں جو ہدایت دی گئی تھیں ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے سلسلے میں کچھ الجھنیں اور سوالات پیدا ہوئے تھے۔ ان کی وضاحت ان آیات زیر مطالعہ میں کی گئی ہے۔ اس پس منظر میں آیت نمبر۔ ۱۲۹ کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ طبعی میلان اور دلی لگاؤ کے پہلو سے تمام بیویوں کے درمیان برابری کرنا تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔ اور اسلام کا یہ اصول ہے کہ جس چیز پر انسان کا اختیار نہ ہو تو اس پر اس سے مواخذہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس پہلو سے برابری نہ کرنے پر تم سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ البتہ دلی لگاؤ میں فرق کے باوجود تمام بیویوں کے حقوق کی ادائیگی میں برابری کرنا تمہارے اختیار میں ہے۔ اس لئے اس میں کوتاہی پر تمہارا مواخذہ ہوگا۔

آیت نمبر (131 تا 134)

﴿وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَ يَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَ كَانَ
اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ
سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع﴾

ترکیب

وَصَّيْنَا کا مفعول اول اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ہے اور اِيَّاكُمْ اس کا مفعول ثانی ہے۔ يَاْتِ جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اور اس کی 'ی' گری ہوئی ہے۔ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ مبتداء موخر نکرہ ہے، اس کی خبر محذوف ہے اور فَعِنْدَ اللّٰهِ قائم مقام خبر مقدم ہے۔

ترجمہ

وَلِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ	وَلَقَدْ وَصَّيْنَا
اور اللہ ہی کے لئے ہے	وہ جو	آسمانوں میں ہے	اور وہ جو	زمین میں ہے	اور بیشک ہم تاکید کر چکے ہیں

الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	وَاِيَّاكُمْ	اَنِ	اتَّقُوا	اللّٰهَ
ان لوگوں کو جن کو	دی گئی	کتاب	تم لوگوں سے پہلے	اور تم لوگوں کو بھی	کہ	تقویٰ کرو	اللہ کا

وَاِنْ	تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا
اور اگر	تم لوگ انکار کرو گے	تو یقینا	اللہ ہی کے لئے ہے	وہ جو	آسمانوں میں ہے	اور وہ، جو

فِي الْاَرْضِ	وَكَانَ	اللّٰهُ	غَنِيًّا	حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾	وَلِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ
زمین میں ہے	اور ہے	اللہ	بے نیاز	حمد کیا ہوا	اور اللہ ہی کے لئے ہے	وہ جو	آسمانوں میں ہے

وَمَا	فِی الْاَرْضِ ؕ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ۱۳۲	اِنْ 721	يَّشَاْ
اور وہ، جو	زمین میں ہے	اور کافی ہے	اللہ	بطور کام نکالنے والے کے	اگر	وہ چاہے

يُذْهِبْكُمْ	اَيُّهَا النَّاسُ	وَيَاْتِ	بِاٰخَرِيْنَ ؕ	وَكَانَ	اللّٰهُ
تو وہ لے جائے گا تم لوگوں کو	اے لوگو	اور وہ لے آئے گا	دوسروں کو	اور ہے	اللہ

عَلٰى ذٰلِكَ	قَدِيْرًا ۱۳۳	مَنْ	كَانَ يُرِيْدُ	ثَوَابَ الدُّنْيَا	فَعِنْدَ اللّٰهِ
اس پر	قدرت رکھنے والا	جو	ارادہ کرے گا	دُنیا کے ثواب کا	تو اللہ کے (پاس تو)

ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ	وَكَانَ	اللّٰهُ	سَمِيْعًا	بَصِيْرًا ۱۳۴ ع
دنیا اور آخرت (دونوں) کا ثواب ہے	اور ہے	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا

آیت نمبر (135 تا 139)

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ
اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۱۳۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ
الْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۱۳۶ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ
لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۱۳۷ ؕ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۱۳۸ ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۱۳۹ ؕ ﴾

ترکیب

كُوْنُوْا کا اسم اس میں اَنْتُمْ کی ضمیر ہے۔ قَوّٰمِيْنَ اور شُهَدَآءَ، دونوں اس کی خبر ہیں۔ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ کا مبتداء اور خبر دونوں محذوف ہیں، پورا جملہ کچھ اس طرح ہوتا وَلَوْ هُوَ صَوْبٌ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ۔ اَلْوَالِدَيْنِ اور اَلْاَقْرَبِيْنَ عَلٰى پر عطف ہونے کی وجہ سے حالتِ جر میں ہیں۔ لفظ اَوْلٰى افعل تفضیل ہے۔ بِهِمَا میں تثنیہ کی ضمیر اَلْوَالِدَيْنِ اور اَلْاَقْرَبِيْنَ کے لئے ہے۔ تَلْوٗا کا مفعول اَلْسِنَتَكُمْ محذوف ہے۔ لِلّٰهِ جَمِيْعًا میں لفظ اللہ پر لام تملیک ہے۔

ترجمہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كُوْنُوْا	قَوّٰمِيْنَ
اے لوگو جو	ایمان لائے ہو	تم لوگ ہو جاؤ	بہت زیادہ نگرانی کرنے والے

بِالْقِسْطِ	شُهَدَآءَ	لِلّٰهِ	وَلَوْ	عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ
انصاف کی	(اور) گواہی دینے والے	اللہ کے لئے	اور اگرچہ (وہ پڑے)	تمہارے اپنے آپ پر

اَوِ الْوَالِدَيْنِ	وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ	اِنْ يَّكُنْ	غَنِيًّا	اَوْ فَقِيْرًا	فَاللّٰهُ
یا والدین پر	اور قرابت داروں پر	اگر وہ ہوں	مالدار	یا محتاج	تو اللہ

اَوۡلٰی	بِهِمَا	فَلَا تَتَّبِعُوا	الۡهَوٰۤى	اَنۡ	تَعۡدِلُوۡا 721
زیادہ حمایتی ہے	ان دونوں کا	پس تم لوگ پیروی مت کرو	خواہش کی	کہ	انصاف (نہ) کرو

وَاِنۡ	تَلۡوٗۤا	اَوۡ	تُعۡرِضُوۡا	فَاِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا
اور اگر	تم لوگ مروڑتے ہو (زبانوں کو)	یا	بے رخی کرتے ہو	تو یقیناً اللہ	ہے	اس سے جو

تَعۡمَلُوۡنَ	خَبِيۡرًا	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اٰمِنُوۡا	بِاللّٰهِ
تم لوگ کرتے ہو	باخبر	اے لوگو جو	ایمان لائے ہو	تم لوگ ایمان لاؤ	اللہ پر

وَرَسُوۡلِهٖ	وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡ	نَزَّلَ	عَلٰى رَسُوۡلِهٖ
اور اس کے رسول پر	اور اس کتاب پر جو	اس نے بتدریج اتاری	اپنے رسول پر

وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡۤ	اَنۡزَلَ	مِنۡ قَبۡلُ ؕ	وَمَنۡ	يَّكۡفُرۡ	بِاللّٰهِ	وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
اور اس کتاب پر جو	اتاری	اس سے پہلے	اور جو	انکار کرے گا	اللہ کا	اور اس کے فرشتوں کا

وَكُتُبِهٖ	وَرُسُلِهٖ	وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ	فَقَدۡ ضَلَّ	ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا
اور اس کی کتابوں کا	اور اسکے رسولوں کا	اور آخری دن کا	تو وہ گمراہ ہوا ہے	دور کی گمراہی میں

اِنَّ الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	ثُمَّ	كَفَرُوۡا	ثُمَّ اٰمَنُوۡا	ثُمَّ كَفَرُوۡا	ثُمَّ
بیشک جو لوگ	ایمان لائے	پھر	انہوں نے کفر کیا	پھر ایمان لائے	پھر کفر کیا	پھر

ازۡدَادُوۡا	كُفۡرًا	لَّمۡ يَكُنِ	اللّٰهُ	لِيَـغۡفِرَ	لَهُمۡ
وہ لوگ زیادہ ہوئے	بلحاظ کفر کے	تو ہرگز نہیں ہے	اللہ	کہ وہ معاف کرے	ان کو

وَلَا لِيَهۡدِيَهُمۡ	سَبِيۡلًا	بَشِّرِ	الۡمُنٰفِقِيۡنَ	بِاَنَّ
اور نہ (یہ) کہ وہ ہدایت دے ان کو	راستے کی	آپ بشارت دیجئے	منافقوں کو	اس کی کہ

لَهُمۡ	عَذَابًا اَلِيۡمَا	اۨلَّذِيۡنَ	يَتَّخِذُوۡنَ	الۡكٰفِرِيۡنَ	اَوۡلِيَآءَ
ان کے لئے	ایک دردناک عذاب ہے	(یہ) وہ لوگ (ہیں) جو	بناتے ہیں	کافروں کو	کارساز

مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ	اَ	يَبۡتَغُوۡنَ	عِنۡدَهُمُ	الۡعِزَّةَ	فَاِنَّ الۡعِزَّةَ
مومنوں کے علاوہ	کیا	یہ لوگ تلاش کرتے ہیں	ان کے پاس	عزت کو	تو یقیناً عزت تو

لِلّٰهِ	جَمِيۡعًا
اللہ ہی کی ملکیت ہے	کل کی کل

نوٹ۔1

آیت نمبر۔ ۱۳۵ میں اللہ تعالیٰ کا حکم بہت واضح ہے۔ اس میں یہ نہیں کہا ہے کہ انصاف کرو۔ بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ انصاف کی نگہبانی کرنے والے بنو۔ اس طرز کلام سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ انصاف کرنے کا اختیار تو معاشرے

721

میں چند افراد کو حاصل ہوتا ہے اور انصاف کرنا ان کا فرض ہے۔ البتہ انصاف کی نگہبانی کرنا معاشرے کے ہر فرد پر فرض ہے۔ اس لئے کسی بھی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ حق بات کہنے اور حق کی گواہی دینے سے گریز کرے، خواہ اس کے نتیجے میں اپنا نقصان ہوتا ہو یا والدین اور رشتہ داروں کا نقصان ہوتا ہو، مزید یہ کہ اس فرض کی ادائیگی میں نہ تو کسی مالدار کی کوئی رعایت کرے اور نہ کسی غریب پر ترس کھائے۔

ہم لوگ اپنے رب کے اس حکم کے ساتھ جو سلوک کر رہے ہیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر شخص کو اس کا مشاہدہ اور تجربہ ہے۔

نوٹ۔2

آیت نمبر ۱۳۶ میں جو لوگ ایمان لائے ہیں، انہیں حکم دیا جا رہا ہے کہ تم لوگ ایمان لاؤ۔ یہ دراصل اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کی بات ہے۔ اس لئے کہ ایک شخص جب دین کی مبادیات کا زبان سے اقرار کر لیتا ہے تو وہ اہل ایمان کے زمرے میں شامل ہو جاتا ہے۔ اب اس سے اللہ تعالیٰ کا مطالبہ یہ ہے کہ جن باتوں کا زبان سے اقرار کیا ہے، ان پر اب دلی یقین کی کیفیت بھی پیدا کرو۔ اس حکم کی اہمیت کو سمجھ لیں۔

اس دنیا میں کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ صرف زبانی اقرار کی بنیاد پر ہوگا، کیونکہ دلی یقین کو ناپنے کا ہمارے پاس کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ زبانی اقرار ایک جامد حقیقت ہے۔ اس کا وجود یا تو ہوگا یا نہیں ہوگا۔ اس میں کسی کمی بیشی کا امکان نہیں۔ اس لئے دنیاوی حقوق میں تمام مسلمان برابر ہیں۔ کسی باپ کا ایک بیٹا عابد و زاہد اور فرمانبردار ہے، جبکہ دوسرا بیٹا فاسق و فاجر اور نافرمان ہے۔ لیکن والد کے انتقال پر ترکہ میں دونوں کو برابر حصہ ملے گا۔ فرمانبردار کو زیادہ اور نافرمان کو کم دینے کی اجازت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی اولاد کا عاق کرنے کی اسلام میں اجازت نہیں ہے۔

آخرت میں فیصلے کے وقت بھی پہلے زبانی اقرار کی ضرور پڑے گی۔ کیونکہ اقرار کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کا حساب الگ الگ ہوگا۔ اقرار کرنے والوں کی نمازوں کی پہلے گنتی ہوگی۔ اگر نمازوں کی گنتی پوری ہوگی تو حساب کتاب آگے بڑھے گا اور باقی نیکیوں کی گنتی ہوگی۔

اعمال کی گنتی کے بعد ان کا وزن ہوگا۔ یہ وہ مرحلہ ہے جہاں دلی یقین کی ضرورت پڑے گا۔ اس لئے کہ ایک مسلمان دلی یقین کے ساتھ نیکیاں کرتا رہا اور دوسرا یقین سے خالی دل کے ساتھ نیکیاں کرتا رہا تو دونوں کی نیکیاں گنتی میں اگر برابر بھی ہوں، تب بھی وزن میں برابر نہیں ہوں گی۔ ایک نیکی کے عوض دس سے سات سو نیکی کے اجر کے فیصلے میں نیکی کرنے والے کی ظروف واحوال کے ساتھ اس کی نیت اور دلی کیفیت کا بھی عمل دخل ہوگا۔ اس لئے زبانی اقرار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا مطالبہ ہے کہ دلی یقین بھی پیدا کرو۔

اللہ تعالیٰ کے مطالبے کی اہمیت کا یاک پہلو یہ بھی ہے کہ جس طرح زبانی اقرار ایک جامد حقیقت ہے اور اس میں کمی بیشی کا امکان نہیں ہے، اسی طرح دلی یقین ایک متغیر حقیقت ہے اور اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے آخرت میں کامیابی کے خواہشمند مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے دلی یقین کے لئے فکرمند رہے، اللہ سے دعا بھی کرتا رہے اور اسے برابر چیک بھی کرتا رہے۔ جس طرح ذیابطیس کا مریض صبح و شام اپنا شوگر لیول چیک کرتا ہے۔

آیت نمبر (140 تا 141)

721

﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ
حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ
جَمِيْعَا ۙ﴿١٤٠﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ڮ وَاِنْ كَانَ
لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ۧ

خ و ض

(ن) خَوْضًا (1) پانی کی تہہ میں اُترنا۔ (2) بال کی کھال نکالنا۔ لاحاصل گفتگو کرنا۔ بے پر کی اُڑانا۔ آیت زیر مطالعہ ہے۔

خَائِضٌ اسم الفاعل ہے۔ لاحاصل گفتگو کرنے والا۔ ﴿وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَاۗىِٕضِيْنَ ﴿٤٥﴾﴾ ”اور ہم لوگ لاحاصل گفتگو کرتے تھے لاحاصل بات کرنے والوں کے ساتھ۔“ (74/المدثر:45)

ح و ذ

(ن) حَوْذًا حفاظت کرنا۔ نگہبانی کرنا۔

(استفعال) اِسْتِحْوَاذًا گھیر لینا۔ غالب ہونا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

سَمِعْتُمْ کا مفعول اٰيٰتِ اللّٰهِ۔ بِهَا میں هَا کی ضمیر اٰيٰتِ اللّٰهِ کے لیے ہے۔ جَمِيْعًا تمیز ہے اور تاکید کے لیے ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے كَانَ کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ فَتْحٌ اور نَصِيْبٌ مبتداء مؤخر نکرہ اور كَانَ کا اسم ہیں، ان کی خبریں محذوف ہیں۔ وَنَمْنَعْكُمْ کا مجزوم ہونا بتا رہا ہے کہ یہ اَلَمْ پر عطف ہے۔ لَنْ يَّجْعَلَ کا مفعول سَبِيْلًا ہے۔

ترجمہ

وَقَدْ نَزَّلَ	عَلَيْكُمْ	فِي الْكِتٰبِ	اَنْ	اِذَا	سَمِعْتُمْ
اور وہ (یعنی اللہ) اُتار چکا ہے	تم لوگوں پر	کتاب میں	کہ	جب کبھی	تم لوگ سنو

اٰيٰتِ اللّٰهِ	يُكْفَرُ	بِهَا	وَيُسْتَهْزَاُ	بِهَا	فَلَا تَقْعُدُوْا
اللہ کی آیات کو	(کہ) انکار کیا جاتا ہو	ان کا	اور مذاق اُڑایا جاتا ہو	ان کا	تو مت بیٹھو

مَعَهُمْ	حَتّٰى	يَخُوْضُوْا	فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ	اِنَّكُمْ
ان کے ساتھ	یہاں تک کہ	وہ لوگ مشغول ہو جائیں	ان کے علاوہ کسی اور بات میں	یقیناً تم لوگ

اِذًا	مِّثْلُهُمْ	اِنَّ اللّٰهَ	جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ	وَالْكٰفِرِيْنَ
پھر تو	ان جیسے ہوگے	بیشک اللہ	منافقوں کو جمع کرنے والا ہے	اور کافروں کو

فِيْ جَهَنَّمَ	جَمِيْعَا	الَّذِيْنَ	يَتَرَبَّصُوْنَ	بِكُمْ	فَاِنْ
جہنم میں	سب کو	(یہ) وہ لوگ (ہیں) جو	انتظار کرتے ہیں	تمہارے بارے میں	پھر اگر

كَانَ	لَكُمْ	فَتْحٌ	مِّنَ اللّٰهِ	قَالُوْٓا	اَلَمْ نَكُنْ 721	مَّعَكُمْ
ہوتی ہے	تمہارے لیے	کوئی فتح	اللہ (کی طرف) سے	تو وہ لوگ کہتے ہیں	کیا ہم نہیں تھے	تمہارے ساتھ

وَاِنْ	كَانَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	نَصِيْبٌ	قَالُوْٓا	اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ	عَلَيْكُمْ
اور اگر	ہوتا ہے	کافروں کے لیے	کوئی حصہ	تو وہ کہتے ہیں	کیا ہم قابو یافتہ نہ تھے	تم پر

وَنَمْنَعْكُمْ	مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	فَاللّٰهُ	يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ
اور کیا ہم نے نہیں بچایا تم کو	مومنوں سے	پس اللہ	فیصلہ کرے گا	تم لوگوں کے درمیان

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَلَنْ يَّجْعَلَ	اللّٰهُ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	سَبِيْلًا
قیامت کے دن	اور ہرگز نہیں بنائے گا	اللہ	کافروں کے لیے	مومنوں پر	کوئی الزام

نوٹ۔1 سورۃ النساء مدنی ہے۔اس سے پہلے مکی دور میں سورۃ الانعام کی آیت نمبر۔۶۸ میں یہی حکم آچکا تھا جس کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے۔

نوٹ۔2 اللہ کی آیات کا انکار کرنے اور مذاق اُڑانے کے مفہوم میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے قیامت تک کے لیے ان لوگوں کو بھی شامل کیا ہے جو قرآن کی غلط تفسیر کریں یا اس کے معانی میں تحریف کریں یا بدعات نکالیں (مظہری، ج ۲۔ص ۲۶۳)۔تفسیر بحر محیط میں ہے کہ ان آیات سے معلوم ہوا کہ جس بات کا زبان سے کہنا گناہ ہے اس کا کانوں سے با اختیار سننا بھی گناہ ہے۔اس بارے میں اختلاف رائے ہے کہ جب وہ اس گفتگو کو ختم کر کے کوئی بات شروع کر دیں تو پھر ایسے لوگوں کی مجلس میں شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں۔تفسیر مظہری میں دونوں آراء کی تطبیق اس طرح کی گئی ہے کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں بلا ضرورت شرکت کرنا تو حرام ہے۔البتہ کسی شرعی ضرورت کے تحت یا دعوت و تبلیغ کے لیے شرکت کی جائے تو جائز ہے۔(منقول از معارف القرآن)

نوٹ۔1 دیندار لوگوں کی محفل میں بھی اگر شخصیات زیرِ بحث ہوں اور غیبت و بہتان کا بازار گرم ہو، تو اللہ کے حکم کی یہ خلاف ورزی بھی اس کی آیات کا مذاق اُڑانے کے مترادف ہے۔اوّل انہیں اس کام سے روکیں اور اگر نہ مانیں تو احتجاجاً واک آوٹ کر جائیں۔

آیت نمبر (142 تا 147)

﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ
وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ
اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ
تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ
اٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾ ﴾

721

ک س ل

(س)

کَسِلًا — کاہل ہونا۔ سستی کرنا۔

کَسْلَانُ — ج کُسَالٰی۔ فَعْلَانُ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ انتہائی کاہل۔ سست۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ذ ب ذ ب

(رباعی)

ذَبْذَبَۃً — کسی لٹکی ہوئی چیز کا ہوا میں ہلنا (گھڑی کے پینڈولم کی طرح)۔ مضطرب ہونا۔

مُذَبْذَبٌ — اسم الفاعل ہے جو صفت کے طور پر آتا ہے۔ مضطرب ہونے والا یعنی مضطرب۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

س ف ل

(ن۔س۔ک)

سَفَالًا — (۱) نیچا یا پست ہونا۔ (۲) حقیر یا گھٹیا ہونا۔

سَافِلٌ — فَاعِلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ پست۔ حقیر۔ ﴿فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا﴾ (15/الحجر:74) ''تو کر دیا ہم نے اس کے یعنی بستی کے بلند کو اس کا پست''

اَسْفَلُ — مؤنث سُفْلٰی۔ افعل تفضیل ہے۔ زیادہ پست۔ زیادہ حقیر۔

ترکیب

قَامُوْٓا کی ضمیر فاعلی ھُمْ کا حال کُسَالٰی ہے۔ یُرَاءُوْنَ بھی انہی کا حال ہے۔ لَا یَذْکُرُوْنَ کی ضمیر فاعلی ھُمْ کا حال مُذَبْذَبِیْنَ ہے۔ ذٰلِکَ کا اشارہ ذکر اللہ کی طرف ہے۔ اَلدَّرْكِ الْاَسْفَلِ تفضیل کل ہے۔ مَا یَفْعَلُ کا مَا استفہامیہ ہے۔

ترجمہ

اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	يُخٰدِعُوْنَ	اللّٰهَ	وَهُوَ	خَادِعُهُمْ	وَاِذَا
بیشک	منافق لوگ	دھوکہ دیتے ہیں	اللہ کو	اور وہ	ان کو دھوکہ دینے والا ہے	اور جب بھی

قَامُوْٓا	اِلَى الصَّلٰوةِ	قَامُوْا	كُسَالٰى	يُرَآءُوْنَ
وہ لوگ کھڑے ہوتے ہیں	نماز کے لیے	تو وہ کھڑے ہوتے ہیں	انتہائی سستی سے	دکھاتے ہوئے

النَّاسَ	وَلَا يَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	اِلَّا قَلِيْلًا	مُّذَبْذَبِيْنَ	بَيْنَ ذٰلِكَ
لوگوں کو	اور وہ لوگ نہیں یاد کرتے	اللہ کو	مگر تھوڑا سا	مضطرب ہوتے ہوئے	اس کے دوران

لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ	وَمَنْ	وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ	يُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَلَنْ تَجِدَ
نہ اس طرف ہوتے ہیں	اور نہ اُس طرف ہوتے ہیں	اور جس کو	گمراہ کرتا ہے	اللہ	تو تُو ہرگز نہیں پائے گا

لَهٗ	سَبِيْلًا	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوا	الْكٰفِرِيْنَ
اس کے لیے	کوئی راستہ	اے لوگو! جو	ایمان لائے ہو	تم لوگ مت بناؤ	کافروں کو

اَوْلِيَآءَ	مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ	اَ	تُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَجْعَلُوْا	لِلّٰهِ
کارساز	مومنوں کے علاوہ	کیا	تم لوگ چاہتے ہو	کہ	تم بناؤ	اللہ کے لیے

عَلَيْكُمْ	سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا	اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ	فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ	مِنَ النَّارِ
اپنے خلاف	ایک واضح دلیل	یقیناً منافق لوگ	سب سے نچلی گہرائی میں ہیں	آگ کے

721

وَلَنْ تَجِدَ	لَهُمْ	نَصِيْرًا	اِلَّا الَّذِيْنَ	تَابُوْا	وَاَصْلَحُوْا
اور تو ہرگز نہیں پائے گا	ان کے لیے	کوئی مددگار	سوائے ان کے جنہوں نے	توبہ کی	اور اصلاح کی

وَاعْتَصَمُوْا	بِاللّٰهِ	وَاَخْلَصُوْا	دِيْنَهُمْ	لِلّٰهِ	فَاُولٰٓئِكَ
اور مضبوطی سے پکڑا	اللہ کو	اور خالص کیا	اپنے دین کو	اللہ کے لیے	تو وہ لوگ

مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط	وَسَوْفَ	يُؤْتِ	اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	اَجْرًا عَظِيْمًا	مَا	يَفْعَلُ
مومنوں کے ساتھ ہیں	اور عنقریب	دے گا	اللہ	مومنوں کو	ایک شاندار بدلہ	کیا	کرے گا

اللّٰهُ	بِعَذَابِكُمْ	اِنْ	شَكَرْتُمْ	وَاٰمَنْتُمْ	وَكَانَ	اللّٰهُ
اللہ	تمہارے عذاب سے	اگر	تم لوگ شکر کرو	اور ایمان لاؤ	اور ہے	اللہ

شَاكِرًا	عَلِيْمًا
قدردان	جاننے والا

آیت نمبر (148 تا 152)

﴿ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ط وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ
تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ
اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ لا وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ج وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ ع ﴾

ترجمہ

لَا يُحِبُّ	اللّٰهُ	الْجَهْرَ	بِالسُّوْٓءِ	مِنَ الْقَوْلِ	اِلَّا	مَنْ	ظُلِمَ
نہیں پسند کرتا	اللہ	نمایاں کرنا	برائی کو	بات سے	سوائے اس کے	جس پر	ظلم کیا گیا

وَكَانَ	اللّٰهُ	سَمِيْعًا	عَلِيْمًا	اِنْ	تُبْدُوْا	خَيْرًا	اَوْ
اور ہے	اللہ	سننے والا	جاننے والا	اگر	تم لوگ نمایاں کرو	کسی بھلائی کو	یا

تُخْفُوْهُ	اَوْ	تَعْفُوْا	عَنْ سُوْٓءٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَفُوًّا
چھپاؤ اس کو	یا	درگزر کرو	کسی برائی سے	تو یقیناً	اللہ	ہے	بے انتہا درگزر کرنے والا

قَدِيْرًا	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَرُسُلِهٖ	وَيُرِيْدُوْنَ
قدرت رکھنے والا	بیشک	جو لوگ	انکار کرتے ہیں	اللہ کا	اور اس کے رسولوں کا	اور چاہتے ہیں

اَنْ	يُّفَرِّقُوْا	بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ	وَيَقُوْلُوْنَ

کہ	وہ لوگ فرق کریں	اللہ اوراس کے رسولوں کے درمیان	اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ

721

نُؤْمِنُ	بِبَعْضٍ	وَّنَكْفُرُ	بِبَعْضٍ	وَّيُرِيْدُوْنَ	اَنْ
ہم ایمان لاتے ہیں	کسی پر	اور انکار کرتے ہیں	کسی کا	اور چاہتے ہیں	کہ

يَّتَّخِذُوْا	بَيْنَ ذٰلِكَ	سَبِيْلًا	اُولٰٓئِكَ	هُمُ الْكٰفِرُوْنَ	حَقًّا
وہ لوگ بنائیں	اس کے درمیان	ایک راستہ	وہ لوگ	ہی کافر ہیں	یقیناً

وَاَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابًا مُّهِيْنًا	وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ
اور ہم نے تیار کیا	کافروں کے لیے	ایک رسوا کرنے والا عذاب	اور جو لوگ	ایمان لائے	اللہ پر

وَرُسُلِهٖ	وَلَمْ يُفَرِّقُوْا	بَيْنَ اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	اُولٰٓئِكَ
اور اس کے رسولوں پر	اور انہوں نے فرق نہیں کیا	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے	وہ لوگ ہیں

سَوْفَ	يُؤْتِيْهِمْ	اُجُوْرَهُمْ	وَكَانَ اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا
عنقریب	وہ دے گا جن کو	ان کے اجر	اور اللہ ہے	بے انتہا بخشنے والا	ہر حال میں رحم کرنے والا

نوٹ۔1

آیت نمبر 147 میں ہدایت کی گئی ہے کہ اشخاص کے تعین کے ساتھ برائی کا اظہار صرف مظلوم کے لیے جائز ہے، دوسروں کے لیے اللہ اس کو پسند نہیں فرماتا۔ دوسرے شخص کو اگر کسی برائی کا ذکر کرنا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ عام صیغے میں بات کرے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ عام صیغے میں فرماتے تھے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اس طرح کے کام کرتے ہیں۔ (تدبر القرآن)

آیت نمبر۔47 اور 149 کا حاصل یہ ہے کہ ظلم کے جواب میں ظلم کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ظلم کا بدلہ انصاف سے ہی لیا جا سکتا ہے اور بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے مگر صبر کرنا اور معاف کر دینا بہتر ہے۔ (معارف القرآن)

آیت نمبر (153 تا 155)

﴿يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا
اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ
سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ
كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا
بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾﴾

ط ب ع

(ف) طَبْعًا : کسی چیز کو ڈھال کر کوئی شکل دینا جیسے سکہ ڈھالنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ (1) کوئی تصویر یا نقش ونگار بنانا۔ (2) کسی چیز پر کچھ چھاپنا یا چھاپ لگانا۔ آیت زیرِ مطالعہ

ترجمہ

يَسْـَٔلُكَ	اَهْلُ الْكِتٰبِ	اَنْ	تُنَزِّلَ	عَلَيْهِمْ	كِتٰبًا	721 مِّنَ السَّمَآءِ
مانگتے ہیں آپؐ سے	اہل کتاب	کہ	آپؐ اُتاریں	ان پر	کوئی کتاب	آسمان سے

فَقَدْ سَاَلُوْا	مُوْسٰٓى	اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ	فَقَالُوْٓا
تو وہ لوگ مانگ چکے ہیں	موسیٰؑ سے	اس سے زیادہ بڑی (چیز)	توانہوں نے کہا

اَرِنَا	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَاَخَذَتْهُمُ	الصّٰعِقَةُ	بِظُلْمِهِمْ
آپؐ دکھائیں ہمیں	اللہ کو	کھلم کھلا	تو پکڑا ان کو	آسمانی بجلی نے	ان کے ظلم کے سبب سے

ثُمَّ اتَّخَذُوا	الْعِجْلَ	مِنْۢ بَعْدِ مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ
پھرانہوں نے بنایا	بچھڑے کو (اِلٰہ)	اس کے بعد کہ	آئیں ان کے پاس	واضح (نشانیاں)

فَعَفَوْنَا	عَنْ ذٰلِكَ	وَاٰتَيْنَا	مُوْسٰى	سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا	وَرَفَعْنَا
پھر ہم نے درگزر کیا	اس سے	اور ہم نے دیا	موسیٰؑ کو	واضح غلبہ	اور ہم نے بلند کیا

فَوْقَهُمُ	الطُّوْرَ	بِمِيْثَاقِهِمْ	وَقُلْنَا	لَهُمُ	ادْخُلُوا
ان لوگوں کے اوپر	کوہِ طور کو	ان کے پختہ عہد کے لیے	اور ہم نے کہا	ان سے	تم لوگ داخل ہو

الْبَابَ	سُجَّدًا	وَّقُلْنَا	لَهُمْ	لَا تَعْدُوْا
دروازے میں	سجدہ کرنے والوں کی حالت میں	اور ہم نے کہا	ان سے	تم لوگ حد سے مت بڑھو

فِي السَّبْتِ	وَاَخَذْنَا	مِنْهُمْ	مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا	فَبِمَا
ہفتے کے دن میں	اور ہم نے لیا	ان سے	ایک مضبوط عہد	پس جو (ان کی سزا ہے) وہ ہے

نَقْضِهِمْ	مِّيْثَاقَهُمْ	وَكُفْرِهِمْ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
ان کے توڑنے کے سبب سے	اپنے عہد کو	اور ان کے انکار کرنے کے سبب سے	اللہ کی نشانیوں کا

وَقَتْلِهِمُ	الْاَنْۢبِيَآءَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	وَّقَوْلِهِمْ
اور ان کے قتل کرنے کے سبب سے	نبیوں کو	کسی حق کے بغیر	اور ان کے کہنے کے سبب سے

قُلُوْبُنَا	غُلْفٌ	بَلْ	طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلَيْهَا
ہمارے دل	غلافوں میں بند ہیں	(ہرگز نہیں) بلکہ	چھاپ لگادی	اللہ نے	ان پر (یعنی دلوں پر)

بِكُفْرِهِمْ	فَلَا يُؤْمِنُوْنَ	اِلَّا قَلِيْلًا
ان کے کفر کے سبب سے	پس یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے	مگر تھوڑے سے

آیت نمبر (156 تا 159)

721

﴿ وَّ بِكُفۡرِهِمۡ وَ قَوۡلِهِمۡ عَلٰى مَرۡيَمَ بُهۡتَانًا عَظِيۡمًا ۙ﴿۱۵۶﴾ وَّ قَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ
رَسُوۡلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ ؕ مَا
لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۙ﴿۱۵۷﴾ بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا
حَكِيۡمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ
شَهِيۡدًا ۚ﴿۱۵۹﴾

ترکیب

قَتَلۡنَا کا مفعول اَلۡمَسِيۡحَ ہے اور اس کا بدل عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ ہے۔ پھر عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ کا بدل رَسُوۡلَ اللّٰهِ ہے۔ بِهٖ اور مَوۡتِهٖ کی ضمیریں حضرت عیسیٰؑ کے لیے ہیں۔ اسی طرح يَكُوۡنُ کا اسم اس میں شامل هُوَ کی ضمیر ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے لیے ہے۔

ترجمہ

وَّ بِكُفۡرِهِمۡ	وَ قَوۡلِهِمۡ	عَلٰى مَرۡيَمَ	بُهۡتَانًا عَظِيۡمًا	وَّ قَوۡلِهِمۡ
اور ان کے کفر کے سبب سے	اور ان کے کہنے سے	بی بی مریم پر	ایک عظیم بہتان	اور ان کے کہنے سے

اِنَّا	قَتَلۡنَا	الۡمَسِيۡحَ	عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ	رَسُوۡلَ اللّٰهِ	وَمَا قَتَلُوۡهُ
کہ ہم نے	قتل کیا	مسیحؑ کو	جو عیسیٰ ابن مریم ہیں	جو اللہ کے رسول ہیں	اور انہوں نے قتل نہیں کیا ان کو

وَمَا صَلَبُوۡهُ	وَلٰـكِنۡ	شُبِّهَ	لَهُمۡ
اور نہ ہی انہوں نے سولی چڑھایا ان کو	اور لیکن	مشتبہ کیا گیا (معاملہ)	ان کے لیے

وَاِنَّ	الَّذِيۡنَ	اخۡتَلَفُوۡا	فِيۡهِ	لَفِىۡ شَكٍّ	مِّنۡهُ	مَا لَهُمۡ
اور بیشک	جن لوگوں نے	اختلاف کیا	اس میں	یقیناً (وہ) شک میں ہیں	اس (کی طرف) سے	نہیں ہے ان کے لیے

بِهٖ	مِنۡ عِلۡمٍ	اِلَّا	اتِّبَاعَ	الظَّنِّ	وَمَا قَتَلُوۡهُ
جس کے بارے میں	کسی قسم کا کوئی علم	سوائے اس کے کہ	پیروی کرنا	گمان کی	اور انہوں نے نہیں قتل کیا ان کو

يَقِيۡنًا	بَلۡ	رَّفَعَهُ	اللّٰهُ	اِلَيۡهِ	وَكَانَ اللّٰهُ	عَزِيۡزًا	حَكِيۡمًا
یقیناً	بلکہ	اٹھایا ان کو	اللہ نے	اپنی طرف	اور اللہ ہے	بالادست	حکمت والا

وَاِنۡ	مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ	اِلَّا	لَيُؤۡمِنَنَّ	بِهٖ	قَبۡلَ مَوۡتِهٖ
اور نہیں ہے	اہل کتاب میں کوئی	مگر یہ کہ	وہ لازماً ایمان لائے گا	ان پر	ان کی موت سے پہلے

وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ	يَكُوۡنُ	عَلَيۡهِمۡ	شَهِيۡدًا
اور قیامت کے دن	وہ ہوں گے	ان پر	گواہ

نوٹ۔1

حضرت عیسیٰؑ کے رفع آسمانی کی وضاحت آیت نمبر۔3/55 کے نوٹ۔ا میں کی جا چکی ہے۔ آیات زیرِ مطالعہ میں اس عقیدے کی بہت واضح الفاظ میں تردید کی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو نعوذ باللہ قتل کیا گیا۔

یا سولی پر چڑھایا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ معاملہ ان لوگوں کے لیے مشتبہ کر دیا گیا تھا۔

اس معاملے کو کس طرح مشتبہ کیا گیا، اس کی وضاحت قرآن مجید میں کہیں نہیں ہے اور نہ ہی ایسی کوئی[721] حدیث میری نظر سے گزری ہے۔ البتہ اس کی تفسیر میں ابن کثیرؒ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور وہب بن منبہؒ کے اقوال نقل کیے ہیں۔ دونوں کا حاصل یہ ہے کہ جب شاہی سپاہیوں اور یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کے مکان کا محاصرہ کیا تو اس وقت آپؑ کے ساتھ سترہ حواری تھے۔ آپؑ نے فرمایا تم میں سے کون اسے پسند کرتا ہے کہ اس پر میری شبیہہ ڈالی جائے، میری جگہ وہ قتل کیا جائے اور جنت میں میرا رفیق بنے۔ ایک حواری اس کے لیے تیار ہو گئے اور حضرت عیسیٰؑ کی جگہ ان کو قتل کر کے صلیب پر لٹکا یا گیا۔ جب کہ اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اُٹھالیا۔

آیت نمبر (160 تا 162)

﴿ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ﴿۱۶۰﴾ وَّ
اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا
عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع ﴾

ترکیب

طَيِّبٰتٍ نکرہ موصوفہ ہے اور اُحِلَّتْ اس کی صفت ہے۔ بِصَدِّهِمْ کے ب اسببیہ پر عطف ہونے کی وجہ سے اَخْذِهِمْ اور اَكْلِهِمْ مجرور ہوئے ہیں۔ وَالْمُقِيْمِيْنَ اسم الفاعل ہے اور حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ

فَبِظُلْمٍ	مِّنَ الَّذِيْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ	طَيِّبٰتٍ
پس ظلم کے سبب سے	ان میں سے جو	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کیں	ان پر	کچھ ایسی پاکیزہ چیزیں جو

اُحِلَّتْ	لَهُمْ	وَبِصَدِّهِمْ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	كَثِيْرًا
حلال کی گئی تھیں	ان کے لیے	اور ان کے روکنے کے سبب سے	اللہ کے راستے سے	بہتوں کو

وَّ اَخْذِهِمُ	الرِّبٰوا	وَ	قَدْ نُهُوْا	عَنْهُ	وَ اَكْلِهِمْ
اور ان کے پکڑنے کے سبب سے	سود کو	حالانکہ	وہ لوگ روکے گئے تھے	اس سے	اور ان کے کھانے کے سبب سے

اَمْوَالَ النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ	وَ اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِيْنَ	مِنْهُمْ	عَذَابًا اَلِيْمًا
لوگوں کے مال کو	باطل (طریقے) سے	اور ہم نے تیار کیا	کافروں کے لیے	ان میں سے	ایک دردناک عذاب

لٰكِنِ	الرّٰسِخُوْنَ	فِي الْعِلْمِ	مِنْهُمْ	وَ الْمُؤْمِنُوْنَ	يُؤْمِنُوْنَ
لیکن	جم جانے والے	علم میں	ان میں سے	ایمان لانے والے	جو ایمان لاتے ہیں

وَالْمُقِيْمِيْنَ	مِنْ قَبْلِكَ	اُنْزِلَ	وَمَآ	اِلَيْكَ	اُنْزِلَ	بِمَآ
اور قائم رکھنے والے ہوتے ہوئے	آپؐ سے پہلے	اُتارا گیا	اور جو	آپؐ کی طرف	اُتارا گیا	اس پر جو

721

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ	بِاللّٰهِ	الْمُؤْمِنُوْنَ	الزَّكٰوةَ وَ	وَالْمُؤْتُوْنَ	الصَّلٰوةَ
اور آخری دن پر	اللہ پر	اور ایمان لانے والے	زکوٰۃ کو	اور پہنچانے والے	نماز کے

اَجْرًا عَظِيْمًا	سَنُؤْتِيْهِمْ	اُولٰٓئِكَ
ایک عظیم بدلہ	ہم دیں گے جن کو	یہ لوگ ہیں

نوٹ۔1

آیت نمبر۔160 میں یہودیوں کا ایک جرم یہ بتایا گیا ہے کہ یہ دوسروں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ خود اللہ کے راستے سے منحرف ہونے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرنے میں اپنی تمام صلاحتیں اور وسائل صرف کرتے ہیں اور اس جرم پر یہ آج تک بڑی استقامت سے قائم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے کے لیے دُنیا میں جب بھی کوئی تحریک اٹھتی ہے تو اس کے پیچھے یہودی دماغ اور یہودی سرمایہ کام کرتا نظر آتا ہے (تفہیم القرآن)۔ آج کل امریکہ کی سربراہی میں اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی جو تحریک برپا ہے وہ بھی یہودی ذہن اور سرمائے کی پیداوار ہے۔

آیت نمبر (163 تا 169)

﴿ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ ﴿١٦٣﴾ وَ
رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا
مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾ لٰكِنِ
اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا
لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۙ ﴿١٦٨﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ ﴾

ط ر ق

(ن)

طَرْقًا: (1) ہتھوڑا مارنا۔ لوہا کاٹنا۔ (2) کسی چیز میں راستہ بنانا۔

طُرُوْقًا: رات میں آنا۔

طَارِقٌ: اسم الفاعل ہے۔ رات میں آنے والا۔ ستارہ۔ ﴿ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ ﴿٣﴾ ﴾ (86/ الطارق: 2-3) ''اور تو نے کیا سمجھا کیا ہے رات میں آنے والا، (وہ ہے) تارہ چمکنے والا۔''

طَرِيْقٌ: مؤنث طَرِيْقَةٌ ج طَرَآئِقُ۔ (1) چلنے کا راستہ۔ ﴿ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ ﴾ (20/ طٰہٰ: 77) ''پھر تو بنا ان کے لیے ایک راستہ سمندر میں۔'' ﴿ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ ﴾ (23/ المومنون: 17) ''اور بیشک ہم نے تخلیق کیے ہیں تمہارے اوپر سات راستے۔''

(2) کوئی کام کرنے یا عمل کرنے کا طریقہ۔ راہ۔ مسلک۔ آیت زیر مطالعہ اور ﴿ وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴾ (20/طٰہٰ:63) ''اور وہ دونوں لے جائیں تمہارے بے مثال چلن کو۔'' ﴿ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴾ (72/الجن:11) ''ہم تھے الگ الگ راہوں پر۔''

ترکیب

اَلنَّبِيّٖنَ، اِلٰى پر عطف ہونے کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ کے بعد تمام پیغمبروں کے نام بھی اِلٰى پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔ آیت نمبر 164 میں دو مرتبہ اور 165 میں ایک مرتبہ رُسُلًا آیا ہے ان سے پہلے كَانُوْا محذوف ہے۔ اس کا اسم اس میں هُمْ کی ضمیر ہے اور رُسُلًا خبر ہے۔ مُبَشِّرِيْنَ اور مُنْذِرِيْنَ حال ہیں۔ حُجَّةٌ مبتداء مؤخر نکرہ اور يَكُوْنَ کا اسم ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے جو بَاقِيًا ہو سکتی ہے۔

ترجمہ

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ	اِلَيْكَ	كَمَآ	اَوْحَيْنَآ	اِلٰى نُوْحٍ	وَّالنَّبِيّٖنَ
بیشک ہم نے وحی کی	آپؐ کی طرف	جیسے کہ	ہم نے وحی کی	نوحؑ کی طرف	اور نبیوں کی طرف

مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَاَوْحَيْنَآ	اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ	وَاِسْمٰعِيْلَ	وَاِسْحٰقَ
انؑ کے بعد	اور ہم نے وحی کی	ابراہیمؑ کی طرف	اور اسماعیلؑ کی طرف	اور اسحاقؑ کی طرف

وَيَعْقُوْبَ	وَالْاَسْبَاطِ	وَعِيْسٰى	وَاَيُّوْبَ	وَيُوْنُسَ
اور یعقوبؑ کی طرف	اور (ان کی) نسل کی طرف	اور عیسیٰؑ کی طرف	اور ایوبؑ کی طرف	اور یونسؑ کی طرف

وَهٰرُوْنَ	وَسُلَيْمٰنَ	وَاٰتَيْنَا	دَاوٗدَ	زَبُوْرًا	وَرُسُلًا
اور ہارونؑ کی طرف	اور سلیمانؑ کی طرف	اور ہم نے دی	داؤدؑ کو	زبور	اور (تھے) کچھ رسول

قَدْ قَصَصْنٰهُمْ	عَلَيْكَ	مِنْ قَبْلُ	وَرُسُلًا	لَّمْ نَقْصُصْهُمْ
ہم نے بیان کیا ہے جن کا	آپؐ پر	اس سے پہلے	اور (تھے) کچھ رسول	ہم نے نہیں بیان کیا جن کا

عَلَيْكَ	وَكَلَّمَ	اللّٰهُ مُوْسٰى	تَكْلِيْمًا	رُسُلًا	مُّبَشِّرِيْنَ
آپؐ پر	اور کلام کیا	اللہ نے موسیٰؑ سے	جیسے کلام کرتے ہیں	(وہ تھے) کچھ رسول	خوشخبری دینے والے

وَمُنْذِرِيْنَ	لِئَلَّا يَكُوْنَ	لِلنَّاسِ	عَلَى اللّٰهِ	حُجَّةٌۢ	بَعْدَ الرُّسُلِ
اور خبردار کرنے والے	تاکہ (باقی) نہ رہے	لوگوں کے پاس	اللہ پر	الزام کا موقع	رسولوں کے بعد

وَكَانَ اللّٰهُ	عَزِيْزًا	حَكِيْمًا	لٰكِنِ	اللّٰهُ	يَشْهَدُ	بِمَآ	اَنْزَلَ
اور اللہ ہے	بالادست	حکمت والا	لیکن	اللہ	گواہی دیتا ہے	اس کی جو	اس نے اُتارا

اِلَيْكَ	اَنْزَلَهٗ	بِعِلْمِهٖ	وَالْمَلٰٓئِكَةُ	يَشْهَدُوْنَ
آپؐ کی طرف	کہ اس نے اُتارا اس کو	اپنے علم سے	اور فرشتے	(بھی) گواہی دیتے ہیں

وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِيْدًا	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَصَدُّوْا	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور کافی ہے	اللہ	بطور گواہ کے	بیشک	جن لوگوں نے	کفر کیا	اور رُکے رہے	اللہ کے راستے سے

قَدْ ضَلُّوْا	ضَلٰلًا بَعِيْدًا	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَظَلَمُوْا	لَمْ يَكُنِ 721
وہ لوگ گمراہ ہوئے ہیں	دور کا گمراہ ہونا	بیشک	جنہوں نے	کفر کیا	اور ظلم کیا	ہے ہی نہیں

اللّٰهُ	لِيَغْفِرَ	لَهُمْ	وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ	طَرِيْقًا	اِلَّا
اللہ	کہ وہ معاف کرے	ان کو	اور نہ ہی (یہ) کہ وہ ہدایت دے ان کو	کسی راہ کی	سوائے

طَرِيْقَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَبَدًا	وَكَانَ	ذٰلِكَ
جہنم کی راہ کے	ایک حالت میں رہنے والے ہیں	اس میں	ہمیشہ	اور ہے	یہ

عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا
اللہ پر	آسان

نوٹ۔1

آیت نمبر۔165 میں فرمایا کہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ سلسلۂ نبوت و رسالت حجت نہیں ہے بلکہ اتمامِ حجت ہے۔ انسانوں پر اصل حجت ان کی فطرت کے داعیات اور فکر وعقل کی صلاحتیں ہیں۔ اس لیے کہتے ہیں کہ اگر کسی انسان تک کسی نبی یا رسول کی دعوت نہیں پہنچی تب بھی وہ جواب دہ ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ انسانی فطرت خیر وشر کے شعور سے محروم نہیں ہے اور نہ ہی عقل حق و باطل کے امتیاز سے قاصر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے انسان کو عقل وفطرت کی راہنمائی کے ساتھ وحی اور انبیاء کی راہنمائی سے بھی نوازا تاکہ گمراہوں کے لیے کوئی ادنیٰ عذر بھی باقی نہ رہے۔ (تدبر القرآن)

آیت نمبر (170 تا 173)

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ
اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ
وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا
لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَ
اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ ﴾

غ ل و

(ن) غُلُوًّا : تیر کو انتہائی دور تک پھینکنا۔ مبالغہ کرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

721

ن ک ف

(ن) نَکَفًا — ناک بھوں چڑھانا۔ بیزار ہونا۔

(استفعال) اِسْتِنْکَافًا — باعثِ ننگ سمجھنا۔ عار سمجھ کر رُکنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ترکیب

پہلی آیت میں فعل امر فَاٰمِنُوْا کے بعد اور اگلی آیت میں اِنْتَھُوْا کے بعد خَیْرًا آیا ہے، اس سے پہلے فَیَکُوْنُ محذوف ہے۔ اس کا اسم اس میں ھُوَ کی ضمیر ہے اور خَیْرًا اس کی خبر ہے۔ لَا تَقُوْلُوْا کا مفعول ہونے کی وجہ سے اَلْحَقَّ منصوب ہے۔ اَلْمَسِیْحُ مبتداء ہے اور عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اس کا بدل ہے۔ جب کہ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور کَلِمَتُہٗ اور رُوْحٌ اس کی خبریں ہیں۔ ثَلٰثَۃٌ اگر لَا تَقُوْلُوْا کا مفعول ہوتا تو ثَلٰثَۃً آتا ہے۔ اس کی رفع بتا رہی ہے کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں اسے DIRECT TENSE میں نقل کیا گیا ہے (دیکھیں آیت نمبر۔2/58، ترکیب)۔ اَنْ یَّکُوْنَ کا اسم وَلَدٌ ہے اور خبر محذوف ہے۔ یَّسْتَنْکِفَ کا فاعل اَلْمَسِیْحُ اور اَلْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ ہیں۔

ترجمہ

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ	قَدْ جَآءَکُمُ	الرَّسُوْلُ	بِالْحَقِّ	مِنْ رَّبِّکُمْ
اے لوگو!	تمہارے پاس آ چکے ہیں	یہ رسول	حق کے ساتھ	تمہارے رب کی طرف سے

فَاٰمِنُوْا	خَیْرًا	لَّکُمْ	وَاِنْ	تَکْفُرُوْا	فَاِنَّ
پس تم لوگ ایمان لاؤ	(تو وہ ہوگا) بہتر	تمہارے لیے	اور اگر	تم لوگ انکار کرو گے	تو یقیناً

لِلّٰہِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ ط	وَکَانَ اللّٰہُ	عَلِیْمًا	حَکِیْمًا
اللہ کے لیے ہی ہے	وہ جو	آسمانوں میں ہے	اور زمین میں ہے	اور اللہ ہے	جاننے والا	حکمت والا

یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ	لَا تَغْلُوْا	فِیْ دِیْنِکُمْ	وَلَا تَقُوْلُوْا	عَلَی اللّٰہِ	اِلَّا	الْحَقَّ
اے اہل کتاب	تم لوگ مبالغہ مت کرو	اپنے دین میں	اور تم لوگ مت کہو	اللہ پر	سوائے	حق کے

اِنَّمَا	الْمَسِیْحُ	عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ	رَسُوْلُ اللّٰہِ	وَکَلِمَتُہٗ
کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	مسیحؑ	جو عیسیٰؑ ابن مریم ہیں	(وہ) اللہ کے رسول ہیں	اور اس کا فرمان ہیں

اَلْقٰھَآ	اِلٰی مَرْیَمَ	وَرُوْحٌ	مِّنْہُ	فَاٰمِنُوْا
اس نے ڈالا جس کو	بی بی مریم کی طرف	اور ایک روح ہیں	اس (کی طرف) سے	پس تم لوگ ایمان لاؤ

بِاللّٰہِ	وَرُسُلِہٖ	وَلَا تَقُوْلُوْا	ثَلٰثَۃٌ	اِنْتَھُوْا
اللہ پر	اور اس کے رسولوں پر	اور تم لوگ مت کہو	"(کہ وہ) تین ہیں"	تم لوگ باز آ جاؤ

خَیْرًا	لَّکُمْ	اِنَّمَا	اللّٰہُ	اِلٰہٌ وَّاحِدٌ	سُبْحٰنَہٗٓ
(تو وہ ہوگا) بہتر	تمہارے لیے	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	اللہ	واحد الٰہ ہے	وہ پاک ہے

اَنْ	یَّکُوْنَ	لَہٗ	وَلَدٌ	لَہٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا
(اس سے) کہ	ہو	اس کے لیے	کوئی اولاد	اس کا ہی ہے	وہ جو	آسمانوں میں ہے	اور وہ جو

721

فِی الْاَرْضِ	وَ کَفٰی	بِاللّٰہِ	وَکِیْلًا	لَنْ یَّسْتَنْکِفَ	الْمَسِیْحُ
زمین میں ہے	اور کافی ہے	اللہ	بطور کام بنانے والے کے	ہرگز عار نہیں سمجھتے	مسیحؑ

اَنْ	یَّکُوْنَ	عَبْدًا	لِّلّٰہِ	وَلَا الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ	وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ
(اس کو) کہ	وہ ہوں	ایک بندے	اللہ کے	اور نہ ہی مقرب فرشتے	اور جو عار سمجھ کر رُکے گا

عَنْ عِبَادَتِہٖ	وَیَسْتَکْبِرْ	فَسَیَحْشُرُھُمْ	اِلَیْہِ	جَمِیْعًا
اس کی عبادت سے	اور تکبیر کرے گا	تو وہ اکٹھا کرے گا ان کو	اپنی طرف	کل کے کل کو

فَاَمَّا الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَیُوَفِّیْھِمْ	اُجُوْرَھُمْ
پس وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور عمل کئے	نیک	تو وہ پورا پورا دے گا ان کو	ان کے بدلے

وَیَزِیْدُھُمْ	مِّنْ فَضْلِہٖ	وَاَمَّا الَّذِیْنَ	اسْتَنْکَفُوْا	وَاسْتَکْبَرُوْا
اور وہ زیادہ دے گا ان کو	اپنے فضل سے	اور وہ لوگ جو	عار سمجھ کر رُکے	اور تکبر کیا

فَیُعَذِّبُھُمْ	عَذَابًا اَلِیْمًا	وَّلَا یَجِدُوْنَ	لَھُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ
تو وہ عذاب دے گا ان کو	ایک دردناک عذاب	اور وہ لوگ نہیں پائیں گے	اپنے لئے	اللہ کے سوا

وَلِیًّا	وَّلَا نَصِیْرًا
کوئی کارساز	اور نہ ہی کوئی مددگار

نوٹ۔1

دین میں مبالغہ کا مطلب یہ ہے کہ دین میں جس چیز کا جو درجہ اور مقام ہے اس کو اس سے بڑھا دیا جائے۔ جو حکم مستحب کے درجہ میں ہے اسے فرض اور واجب کا درجہ دیا جائے۔ کسی فقیہہ یا مجتہد یا صحابیؓ کو امام معصوم بنا دیا جائے۔ اللہ کے نبی اور رسول کو شریک خدا یا خدا بنا دیا جائے۔ اس کی تعظیم مطلوب ہے اس کی عبادت شروع کر دی جائے۔ یہ اور اسی قبیل کی ساری باتیں غلو میں داخل ہیں۔ یوں تو اس غلو میں تمام اہل مذاہب مبتلا ہوئے ہیں، یہاں تک کہ ہم مسلمان بھی اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے، لیکن نصٰریٰ کو اس فساد میں امامت کا درجہ حاصل ہے۔ (تدبر القرآن)

نوٹ۔2

اس کائنات میں ہر چیز اللہ کے حکم سے ہی وجود میں آتی ہے۔ البتہ اس حکم پر عملدر آمد اس کے تخلیق کردہ کسی نظام کے تحت ہوتا ہے۔ لیکن عیسیٰؑ باپ کے بغیر وجود میں آئے تھے۔ اس لئے **کَلِمَتُهٗ** کا اضافہ کر کے بتا دیا کہ یہ بھی اللہ کا ہی فرمان تھا اور حضرت عیسیٰؑ کا وجود اللہ تعالیٰ کی نکمہ کن کا مظہر ہے۔

کَلِمَتُهٗ کی طرف اگر آگے **رُوْحُهٗ** آتا تو اس کا مطلب ہوتا کہ حضرت عیسیٰؑ اس کی یعنی اللہ کی روح ہیں، لیکن ضمیر کے ساتھ **مِنْ** کا اضافہ کر کے اس عقیدے کی نفی کر دی گئی اور واضح کر دیا گیا کہ ہر ذی روح کی طرح حضرت عیسیٰؑ کی روح بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔

آیت نمبر (174 تا 176)

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝۱۷۴ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ؕ ۝۱۷۵
يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا
تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً
رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۷۶ ﴾

ترجمہ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ	قَدْ جَآءَكُمْ	بُرْهَانٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
اے لوگو!	آ چکی ہے تمہارے پاس	ایک روشن دلیل	تمہارے رب (کی طرف) سے

وَ اَنْزَلْنَاۤ	اِلَيْكُمْ	نُوْرًا مُّبِيْنًا	فَاَمَّا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ
اور ہم نے اتارا	تمہاری طرف	ایک روشن نور	پس وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللہ پر

وَاعْتَصَمُوْا	بِهٖ	فَسَيُدْخِلُهُمْ	فِيْ رَحْمَةٍ	مِّنْهُ	وَفَضْلٍ
اور انہوں نے مضبوطی سے پکڑا	اس کو	تو وہ داخل کرے گا ان کو	رحمت میں	اپنے (پاس) سے	اور فضل میں

وَّ يَهْدِيْهِمْ	اِلَيْهِ	صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا	يَسْتَفْتُوْنَكَ
اور وہ ہدایت دے گا ان کو	اپنی طرف	ایک سیدھے راستے کی	یہ لوگ فتویٰ مانگتے ہیں آپ ؐ سے

قُلِ	اللّٰهُ	يُفْتِيْكُمْ	فِي الْكَلٰلَةِ	اِنِ	امْرُؤٌا	هَلَكَ	لَيْسَ
آپ ؐ کہئے	اللہ	فتویٰ دیتا ہے تم کو	کلالہ (کے بارے) میں	اگر	ایک مرد	ہلاک ہوا	نہیں ہے

لَهٗ	وَلَدٌ	وَّ لَهٗۤ	اُخْتٌ	فَلَهَا	نِصْفُ مَا	تَرَكَ
اس کی	کوئی اولاد	اور اس کی	ایک بہن ہے	تو اس کے لئے ہے	اس کا آدھا جو	اس نے چھوڑا

وَهُوَ	يَرِثُهَاۤ	اِنْ	لَّمْ يَكُنْ	لَّهَا	وَلَدٌ
اور وہ مرد (یعنی بھائی)	وارث ہوگا اس عورت کا (یعنی بہن کا)	اگر	نہ ہو	اس عورت کی	کوئی اولاد

فَاِنْ	كَانَتَا	اثْنَتَيْنِ	فَلَهُمَا	الثُّلُثٰنِ	مِمَّا	تَرَكَ
پھر اگر	وہ ہوں	دو عورتیں (یعنی بہنیں)	تو ان دونوں کے لئے ہے	دو تہائی	اس میں سے جو	اس نے چھوڑا

وَاِنْ	كَانُوْۤا	اِخْوَةً	رِّجَالًا	وَّ نِسَآءً	فَلِلذَّكَرِ	مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ
اور اگر	وہ لوگ ہوں	بھائی بہن	کچھ مرد	اور کچھ عورتیں	تو مرد کے لئے ہے	دو عورتوں کے حصوں جیسا

يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	اَنْ	تَضِلُّوْا	وَاللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ
واضح کرتا ہے	اللہ	تم لوگوں کے لئے	کہ (کہیں)	تم لوگ گمراہ ہوجاؤ	اور اللہ	ہر ایک چیز کا	جاننے والا ہے